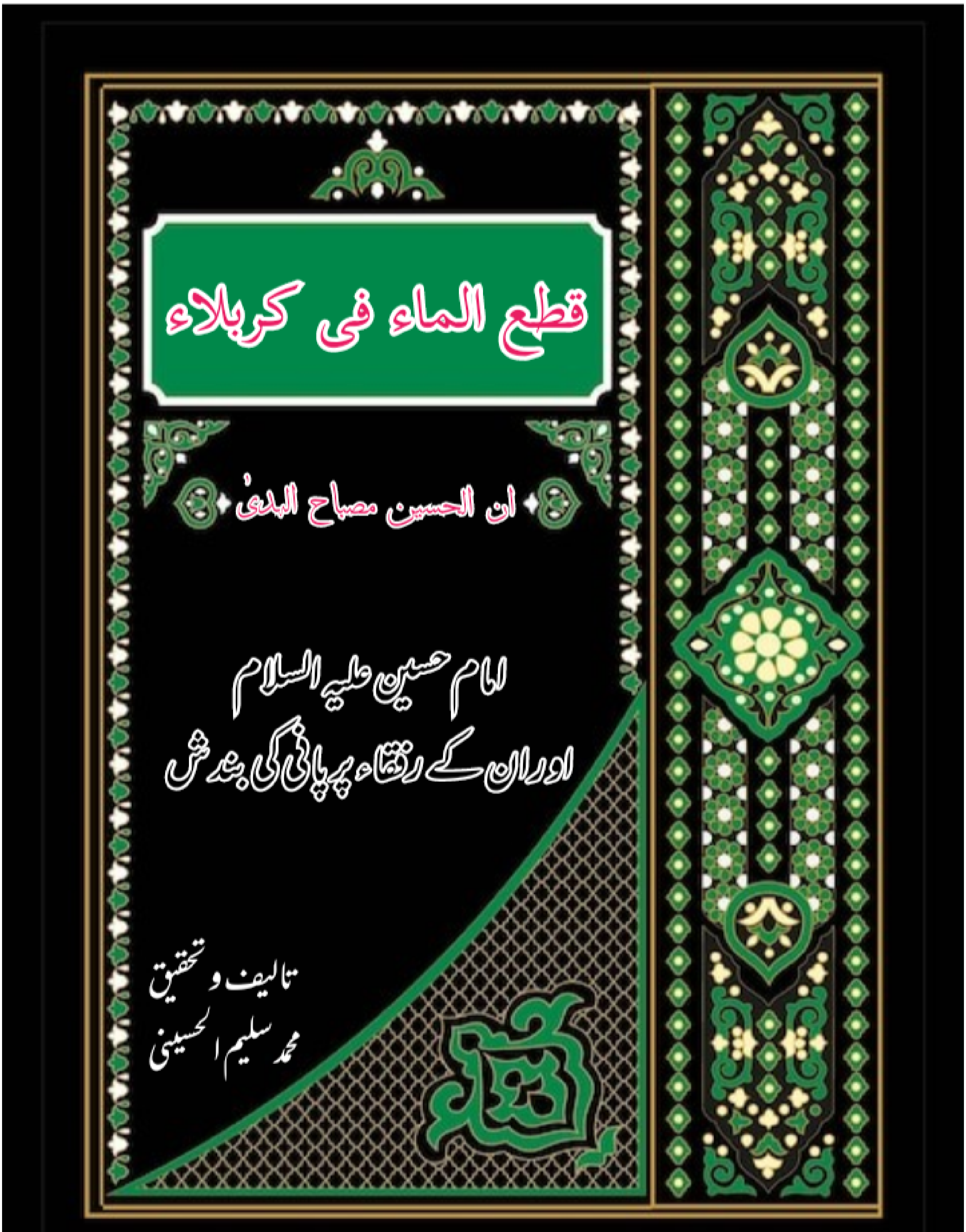

قطع الماء فی کربلاء

ان الحسین مصباح الہدیٰ

امام حسین علیہ السلام
اور ان کے رفقاء پر پانی کی بندش

تالیف و تحقیق
محمد سلیم الحسینی

مقدمہ

فی زمانہ ناصبیت دن بدن نئے نئے رنگ دکھا رہی ہے اور پینترے بدل بدل کر اہلبیت اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خلاف زبان درازی کا ارتکاب اور ان پے کیے گئے جوروجفا کا انکار کر رہی ہے تاکہ ذریت ابنِ زیاد اپنے روحانی والد یزید (لعنۃ اللہ علیہ) کو بچا سکے ۔

ان کی ناکام کوششوں میں ایک اور جرأت کا اضافہ ہوا ہے وہ یہ کہ انہوں نے امام حسین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور ان کے رفقاء پر ڈھائے جانے والے مظالم کا انکار کرنا شروع کر دیا ہے ان میں ایک یہ کہ کربلاء میں پانی کی بندش نہیں ہوئی تھی یہ سب روافض کی گھڑی ہوئی باتیں ہیں اس کتاب میں ہم ان کو اہلسنت مصادر میں سے پانی کی بندش کے حوالے سے دلائل فراہم کریں گے تاکہ مبغضان کو اللہ ہدایت دے اور ہم کو رب العالمین اہلبیت اطہار علیہم السلام پر ڈھائے جانے والے ظلم کی حقیقت بیان کرنے پر اجر دے ۔

طالب دعا : صدائے نجف
محمد سلیم الحسینی ۔

محبتِ اہلبیت اطہار علیہم السلام کی فرضیت

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا :

قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی.

(الشوری، 42 : 23)

’’فرمادیجیے : میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت داروں سے محبت (چاہتا ہوں)‘‘۔

۞ اہلِ قرابت کون ہیں ؟ ۞

اہل بیت کی عظمت وشان میں بہت سی آیات ہیں، مگر اُن کی محبت کا ہم پر فرض ہونا مذکورہ آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے اس آیت میں جن کی محبت فرض کی گئی ہے وہ قرابتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنھما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا :

یَارَسُوۡلَ اﷲِ، مَنۡ قَرَابَتُکَ ہٰٓؤُلَاءِ الَّذِیۡنَ وَجَبَتۡ مَوَدَّتُہُمۡ ؟ قَالَ : عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَوَلَدَاہَا.

(أخرجه ابن أَبي حاتم الرازي في تفسيره، 10/ 3276، الرقم/ 18473)

’’یارسول اﷲ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کی قرابت والے وہ کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی، فاطمہ، اور اس کے دونوں

امام احمد بن حنبل روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ

لَمَّا نَزَلَتْ : {قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى} (الشورىٰ، 42/23)، قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ : عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا.

(احمد بن حنبل، فضائل الصحابۃ، 2 : 669، رقم : 1141)

‘‘جب مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا : یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اہلِ قرابت سے کون لوگ مراد ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے علیہم الصلوٰۃ والسلام ’’۔

یہی معنی حضرت ابوالعالیہ التابعی، سعید بن جبیر، ابواسحاق، عمرو بن شعیب، امام ترمذی، امام احمد بن حنبل، امام حاکم، امام بزار، امام طبرانی الغرض کتب احادیث اور کتب تفسیر میں کثرت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اس آیت کریمہ کی جملہ تفاسیر پڑھنے کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتاب ‘‘القول فی القرابۃ’’ کا مطالعہ کریں۔ اِس کتاب میں تمام اقوال تفسیری بھی درج ہیں اور ان کی تائید میں تمام احادیث بھی بیان کی گئی ہیں۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا : أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهِ۔ وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللّٰهِ۔ وَأَحِبُّوْا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، 5 : 664، رقم : 3789)

یعنی اللہ سے محبت کرو اِس وجہ سے کہ اُس نے تمہیں بے شمار نعمتوں سے مالا کیا اور مجھ سے محبت کرو اللہ عزوجل کی محبت کی خاطر اور میری اہلبیت (علیہم السلام) سے محبت کرو میری محبت کی خاطر۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبتِ اہلبیت اطہار کے بارے میں وصیت

عَنْ زَیدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اِنِّي تَارِکٌ فِيْکُمْ خَلِيْفَتَيْنِ : کِتَابَ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَی الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّی يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت اور یہ کہ یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک یہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم 2 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5 / 181، الرقم : 21618، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 162.

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَکَّةَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَی الطَّائِفِ فَحَاصَرَهُمْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً، ثُمَّ أَوْغَلَ غَدْوَةً أَوْ رَوْحَةً ثُمَّ نَزَلَ ثُمَّ هَجَرَ. ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي لَکُمْ فَرَطٌ وَإِنِّي أُوْصِيْکُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَإِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْحَوْضُ . . . الحديث.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ. وَقَالَ : هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح کیا پھر طائف کا رخ کیا اور اس کا آٹھ یا سات دن محاصرہ کئے رکھا پھر صبح یا شام کے وقت اس میں داخل ہو گئے پھر پڑاؤ کیا پھر ہجرت فرمائی اور فرمایا : اے لوگو! بے شک میں تمہارے لئے تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور بے شک میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ نیکی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض ہو گا۔ ۔ ۔ الحدیث۔‘‘ اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم 3 : أخرجه الحاکم في المستدرک، 2 / 131، الرقم : 2559.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلبیت اطہار سے بغض کا انجام

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ : لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ. (رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال کر دیتا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم 40 : أخرجه ابن حبان في الصحيح، 15 / 435، الرقم : 6978، والحاکم في المستدرک، 3 / 162، الرقم : 4717، والذهبي في سير أعلام النبلاء، 2 / 123، والهيثمي في موارد الظمآن، 1 / 555، الرقم : 2246.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ : يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ لَكُمْ ثَلَاثًا أَنْ يُثَبِّتَ قَائِمَكُمْ وَأَنْ يَهْدِيَ ضَالَّكُمْ، وَأَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ، وَسَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَكُمْ جُوَدَاءَ نُجَدَاءَ رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَصَلَّى وَصَامَ ثُمَّ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دَخَلَ النَّارَ. (رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ : هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے بنو عبدالمطلب بے شک میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے دس چیزیں مانگی ہیں پہلی یہ کہ وہ تمہارے قیام کرنے والے کو ثابت قدم رکھے اور دوسری یہ کہ وہ تمہارے گمراہ کو ہدایت دے اور تیسری یہ کہ وہ تمہارے جاہل کو علم عطاء کرے اور میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی مانگا ہے کہ وہ تمہیں سخاوت کرنے والا اور دوسروں کی مدد کرنے والا اور دوسروں پر رحم کرنے والا بنائے پس اگر کوئی رکن اور مقام کے درمیان دونوں پاؤں قطار میں رکھ کر کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور پھر (وصال کی شکل میں) اللہ سے ملے درآنحالیکہ وہ اہل بیت سے بغض رکھنے والا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔''

الحدیث رقم 41 : أخرجه الحاکم في المستدرک، 3 / 161، الرقم : 4712، والطبراني في المعجم الکبير، 11 / 176، الرقم : 11412، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 171.

علی علیہ السلام اور شیعانِ علی کا مقام

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ

ترجمہ : " جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے یقیناً یہی لوگ مخلوقات میں بہترین ھیں" (سورہ البینۃ آیت 7)

✍️ جب یہ آیت نازل ھوئی تو رسول اللہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی ابنِ ابی طالب علیہما السلام سے فرمایا : ھوانت وشیعتک تاتی انت وشیعتک یوم القیٰمۃ راضین مرضیین ۔ "بہترین مخلوقات آپ اور آپ کے شیعہ ھیں روز قیامت آپ اور آپ کے شیعہ اللہ سے راضی ھوں گے اور اللہ آپ اور آپ کے شیعوں سے راضی ھوگا"

1 : الصواعق المحرقہ، ص 542 : 2 : شواہد التنزیل، جلد 2 ، ص 473 : 3 : تفسیرِ طبری، ص 556 :

عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللہِ قَالَ : خَطَبَنَا رَسُوۡلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَسَمِعۡتُہُ وَہُوَ یَقُوۡلُ : أَیُّہَا النَّاسُ، مَنۡ أَبۡغَضَنَا أَہۡلَ الۡبَیۡتِ حَشَرَہُ اللہُ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ یَہُوۡدِیًّا فَقُلۡتُ : یَا رَسُوۡلَ اللہِ، وَإِنۡ صَامَ وَصَلَّی قَالَ : وَإِنۡ صَامَ وَصَلَّی وَزَعَمَ أَنَّہُ مُسۡلِمٌ. أَیُّہَا النَّاسُ، احۡتَجَرَ بِذٰلِکَ مِنۡ سَفۡکِ دَمِہٖ وَأَنۡ یُّؤَدِّيَ الۡجِزۡیَۃَ عَنۡ یَدٍ وَہُمۡ صَاغِرُوۡنَ. مُثِّلَ لِيۡ أُمَّتِيۡ فِي الۡبَطۡنِ فَمَرَّ بِيۡ أَصۡحَابُ الرَّایَاتِ فَاسۡتَغۡفَرۡتُ لِعَلِيٍّ وَشِیۡعَتِہٖ. رَوَاہُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے مخاطب ہوئے پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : اے لوگو! جو ہمارے اہل بیت سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت یہودیوں کے ساتھ جمع کرے گا تو میں نے عرض کیا : یارسول اللہ! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : (ہاں) اگرچہ وہ روزہ اور نماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو، اے لوگو! یہ لبادہ اوڑھ کر اس نے اپنے خون کو مباح ہونے سے بچایا اور یہ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں درآنحالیکہ وہ گھٹیا اور کمینے ہوں پس میری امت مجھے میری ماں کے پیٹ میں دکھائی گئی پس میرے پاس سے جھنڈوں والے گزرے تو میں نے حضرت علی اور ان کے شیعہ (گروہ) کے لئے مغفرت طلب کی ۔

الحدیث رقم 43 : أخرجہ الطبرانی فی المعجم الأوسط، 4 / 212، الرقم : 4002، والذہبی فی میزان الإعتدال، 3 / 171، والہیثمی فی مجمع الزوائد، 9 / 172.

امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب پر پانی کی بندش

قرآنی استدلال وحدیثی ماخذ سے اہلبیت اطہار علیہم السلام کی مودت ومحبت کی ضرورت واہمیت اور ان سے بغض کا انجام بیان کرنے کے بعد اب ہم آتے ہیں ان دلائل کی جانب کہ سرزمینِ کربلاء میں امام حسین علیہ السلام اور ان کے رفقاء پر پانی بند کیا گیا۔

وما أن حلّ اليوم السابع من المحرم حتى كتب ابن زياد إلى ابن سعد: «أنْ حِلْ بين الحسين وأصحابه وبين الماء، فلا يذوقوا منه قطرة». فبعث عمر بن سعد في الوقت عمرو بن الحجّاج في خمسمئة فارس، فنزلوا على الشريعة وحالوا بين الحسين وأصحابه وبين الماء، ومنعوهم أن يستقوا منه قطرة

جیسے ہی محرم الحرام کا ساتواں دن آیا، ابن زیاد نے عمرو ابن سعد کو لکھا: " حسین (علیہ السلام) اور ان کے اصحاب اور پانی کے درمیان کوئی حائل ہو جاؤ تاکہ وہ اس کا ایک گھونٹ تک نا لے سکیں۔" پھر عمر بن سعد نے عمرو بن الحجاج کو پانچ سو گھڑسواروں کے ساتھ بھیجا تو انھوں نے امام حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو پانی لینے سے روک دیا تاکہ وہ پانی کا ایک قطرہ تک لے سکیں۔

أبو حنيفة أحمد بن داوود الدينوري، الأخبار الطوال، ص255؛ أحمد بن يحيى البلاذري، أنساب الأشراف، ج3، ص180؛ الطبري، صفحة 412

یزیدیوں کی امام حسین علیہ السلام کو دھمکی

ابنُ الأثیر فی کتابہ الکامل فی التاریخ قال : (.. ثم کتبَ إلی عمر یأمرہ أنْ یعرض علی الحسین بیعۃ یزید .. وأن یمنعہ ومَن معہ الماء فأرسل عمر بن سعد عمرو بن الحجاج علی خمسمائۃ فارس فنزلوا علی الشریعۃ وحالوا بین الحسین وبین الماء ، وذلک قبل قتل الحسین بثلاثۃ أیام .. ونادی عبداللہ بن الحصین الإزدي : یاحسین أما تنظرُ إلی الماء کأنّہ کبد السماء واللہ لا تذوقُ منہ قطرۃً حتی تموت عطشًا .)

ابن الاثیر نے اپنی کتاب الکامل فی تاریخ میں بیان کیا : پھر اس نے (ابنِ زیاد) عمروابنِ سعد کو لکھا کہ وہ امام حسین علیہ السلام کو یزید کی بیعت کرنے کا حکم دے. انہیں اوران کے ساتھ والوں پر پانی بند کردے، چنانچہ عمر بن سعد نے عمرو بن الحجاج کو پانچ سو سواروں سمیت بھیجا، پھر وہ فرات کنارے اترے اور امام حسین علیہ السلام اور پانی کے درمیان پڑاؤ ڈال دیا، اور یہ بات امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے تین پہلے کی ہے

اور آواز دی عبداللہ بن الحصین الازدی نے کہ : اے حسین! پانی کی طرف دیکھو کیسے جوش ماررہا ہے۔ مگر اللہ کی قسم تم اس سے ایک گھونٹ بھی نا لے سکوگے حتی کہ پیاسے قتل کردیے جاؤگے۔

الکامل فی التاریخ ج 4 / ص 56

سیدنا علی اکبر علیہ السلام اور شدّتِ پیاس

تقدّم علی الأکبر (علیہ السلام) نحو القوم فقاتل قتالاً شدیداً وقتل جمعاً کثیراً بلغ المائۃ وعشرین، ثم رجع إلی أبیہ وقال : "یا أبت العطش قد قتلنی وثقل الحدید قد أجهدنی، فهل إلی شربۃ ماءٍ من سبیل ؟" فقال لہ الحسین : "قاتل قلیلاً فما أسرع ما تلقی جدّک محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیسقیک بکأسہ الأوفی شربۃ لا تظمأ بعدها"

پہلے حملے میں حضرت علی اکبر علیہ السلام کبھی دائیں، بائیں اور کبھی قلب لشکر پر حملے کرتے تھے۔ کوئی گروہ بھی ان کے حملے کی تاب نہ لا سکتا تھا۔ کہتے ہیں اس حملے میں 120 افراد کو زمیں پر گرایا لیکن پیاس کی وجہ سے مزید حملے کی سکت نہ رہی۔ تو نئی توانائی حاصل کرنے کیلیئے امام کی طرف لوٹ آئے اور اپنی پیاس سے اپنے والد کو آگاہ کیا۔

علی اکبر کی پیاس کو دیکھ کر امام کے آنسو نکل آئے آپ نے اپنی زبان چوسائی پھر اپنی انگوٹھی علی اکبر کو دی اور کہا اسے اپنے منہ میں رکھ لیں، امید ہے کہ تم اپنے نانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جلد ہی ملاقات کرو گے وہ تمہیں آب کوثر سے سیراب کریں گے کہ جس کے بعد کبھی تشنگی نہ ہوگی۔

الخوارزمی، مقتل الحسین، ج 2، ص 35.

یزیدی فوج کا اہلبیت اطہار علیہم السلام پر اس وجہ سے پانی بند کرنا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر پانی بند کیا گیا تھا۔ حالانکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر پانی اہلبیت علیہم السلام نے نہیں بلکہ ان لوگوں نے بند کیا جو ان کے خلاف محاصرہ کیے ہوئے تھے اور اس کے بر عکس امام علی المرتضیٰ علیہ السلام پانی پہنچانے والے تھے۔

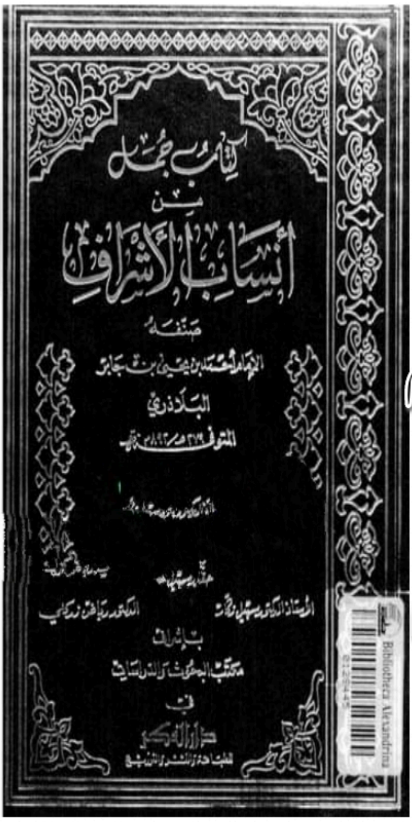

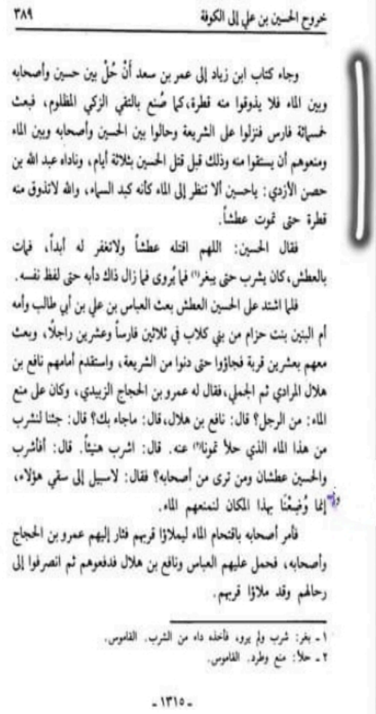

خروج الحسين بن علي إلى الكوفة ٣٨٩

وجاء كتاب ابن زياد إلى عمر بن سعد أنْ حُلْ بين حسين وأصحابه وبين الماء فلا يذوقوا منه قطرة، كما صُنع بالتقي الزكي المظلوم، فبعث خمسمائة فارس فنزلوا على الشريعة وحالوا بين الحسين وأصحابه وبين الماء ومنعوهم أن يستقوا منه وذلك قبل قتل الحسين بثلاثة أيام، وناداه عبد الله بن حصن الأزدي: ياحسين ألا تنظر إلى الماء كأنه كبد السماء، والله لاتذوق منه قطرة حتى تموت عطشاً.

فقال الحسين: اللهم اقتله عطشاً ولاتغفر له أبداً، فمات بالعطش، كان يشرب حتى يبغر[1] فما يُروى فما زال ذاك دأبه حتى لفظ نفسه.

فلما اشتد على الحسين العطش بعث العباس بن علي بن أبي طالب وأمه أم البنين بنت حزام من بني كلاب في ثلاثين فارساً وعشرين راجلاً، وبعث معهم بعشرين قربة فجاؤوا حتى دنوا من الشريعة، واستقدم أمامهم نافع بن هلال المرادي ثم الجملي، فقال له عمرو بن الحجاج الزبيدي، وكان على منع الماء: من الرجل؟ قال: نافع بن هلال، قال: ماجاء بك؟ قال: جئنا لنشرب من هذا الماء الذي حلأ تمونا[2] عنه. قال: اشرب هنيئاً. قال: أفأشرب والحسين عطشان ومن ترى من أصحابه؟ فقال: لاسبيل إلى سقي هؤلاء، إنما وُضِعْنَا بهذا المكان لنمنعهم الماء.

فأمر أصحابه باقتحام الماء ليملؤوا قربهم فثار إليهم عمرو بن الحجاج وأصحابه، فحمل عليهم العباس ونافع بن هلال فدفعوهم ثم انصرفوا إلى رحالهم وقد ملأوا قربهم.

---

١ - بغر: شرب ولم يرو، فأخذه داء من الشرب. القاموس.
٢ - حلأ: منع وطرد. القاموس.

-١٣١٥-

عمر بن سعد کے پاس ابنِ زیاد کا خط آیا کے حسین علیہ السّلام کو ساتھیوں سمیت پانی سے دور رکھو ایک قطرہ بھی پانی مت دینا۔

جیسا کہ مظلوم حضرت عثمان کے ساتھ ہوا ہے یعنی جو حضرت عثمان پر پانی بند ہوا تھا اُس کی بات کر رہا۔ ۔ پہلی بات تو یہ ہے حضرت عثمان پر پانی بند کرنے والے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی اولاد میں سے نہیں تھے پھر یہ ظالم کہہ رہا حسین علیہ السّلام پر بھی ویسے پانی بند کرو جیسا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر ہوا۔

پھر اِس ظالم نے ۵۰۰ سواروں کو بھیج دیا پانی پر کے امام حسین علیہ السّلام اور اُنکے ساتھیوں پر پانی بند کیا جائے۔ ۔

پھر عبداللہ بن حصن الازدی نے امام حسین علیہ السلام کو آواز دی اور یہ بھی صحابی ہے کہا آئے حسین علیہ السّلام تمہیں ایک قطرہ پانی بھی نہیں دیا جائے گا یہاں تک کہ آپ پیاسے فوت ہو جاؤ گے۔

کتاب انساب الاشراف جلد ۳ صفحہ ۳۸۹

ضروری وضاحت

ان دلائل و براہین سے یہ بات واضح ہوگئی کہ امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر پانی کو بند کیا گیا۔ اور جن روایات میں غازی عباس علمدار و سیدنا علی اکبر علیہما السلام کے پانی لانے کا ذکر ہے ان میں یہ بات بھی موجود ہے کہ پانی وافر مقدار میں نہیں لایا جا سکا کہ وہ باقی تین دن کفایت کرتا اس کے برعکس امام حسین علیہ السلام اور آپ کے رفقاء کا بے آب و دانہ شہید کیا جانا مسلم الثبوت ہے اس موضوع پر ہم نے اس لیے قلم اٹھایا کہ کل کو کہیں یہ نا مشہور ہو جائے کہ امام حسین علیہ السلام شہید ہی نہیں ہوئے تھے وہ الگ بات ہے کہ کچھ احباب یہ منہ شگافیاں کرتے نظر آتے ہیں کہ امام اور ان کے رفقاء کو راستے میں ڈاکوؤں نے لوٹا اور قتل کر دیا۔ الامان و الحفیظ

باقی امید ہے کہ ان احباب کی تسلی ہو گئی ہو گی کہ ان مقدس ہستیوں پر پانی بند کیا گیا جو کہ وارثِ کوثر و جنت ہیں۔

از قلم : صدائے نجف
محمد سلیم الحسینی
۱۷ محرم الحرام ۱۴۴۵
4 اگست 2023